كلمة الحرمين
سید اکرام الحق جاوید

سید اکرام الحق جاوید

سعودی عرب میں

آلِ سعود کی حکمرانی کے سو سال

- سنا ہے کہ سعودی عرب سے شرک کو دیس نکالا ملے سو سال بیت گئے ہیں....
- پتہ چلا کہ ایک صدی ہو گئی کہ جب جنت البقیع سمیت پورے سعودیہ سے قبے اور مزار ڈھائے گئے....
- اور یہ جان کر خوشی ہوئی کہ سعودی عرب میں قرآن وسنت کا قانون نافذ ہوئے بھی ایک سو برس گزر گئے ہیں....

سعودی عرب کی حکومت کی شناخت یہ نہیں ہے کہ وہ سعودی عرب کی حکومت ہے ___ نہ یہ پہچان ہے کہ وہ حکومت، دیگر عربوں کی طرح شہنشاہیت ہے.... بلکہ اس حکومت کا طرۂ امتیاز کتاب وسنت کی آواز کو مضبوط بنانا۔ پوری دنیا کے حجاج اور زائرین کی خدمت کرنا۔ ان کی پریشانیوں اور مسائل کو کم کرنا اور بڑے بھائی کی حیثیت سے ہر جگہ ہر ملک میں جہاں اسلام کی پہچان کمزور ہو رہی ہو اسے مضبوط بنانا ___ اور یہی آلِ سعود کا تشخص ہے۔ آلِ سعود کی تاریخ اٹھارویں صدی عیسوی سے شروع ہوتی ہے۔ جب شہزادہ محمد بن سعود نجد کے علاقے کی امارت درعیہ کے حاکم تھے۔ اس امارت کا شمار چھوٹی اور ننھی امارات میں ہوتا ہے۔ یہ دور، جہالت کے غلبے اور ان تمام خرافات سے آراستہ تھا جن سے کبھی 14 سو برس پہلے سرور کونین ﷺ کو واسطہ پڑا تھا ان حالات میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کی شخصیت منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی۔ جنہوں نے معاشرتی اصلاح کی دعوت کا بیڑا اٹھایا۔ اور جہالت و گمراہی کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا۔ چونکہ ہر دعوت کو کسی سہارے اور قوت کی ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ حصولِ مقصد کی خاطر سیاسی و دینی قوتیں "اذان اور تلوار" کی طرح متحد ہوئیں۔ اور شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے تعاون سے سعودی عرب میں ایک اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی گئی۔ مختصراً درعیہ کی چھوٹی سی حکومت سے جب آلِ سعود نے آغاز کیا تو یہ اپنے فروغ اور تکمیلی انجام کی طرف بڑھنے لگی۔ دائرۂ نفوذ نجد، حجاز، عسیر، حضر موت، احساء، بحرین، بصرہ اور شام تک وسیع ہو گیا۔ اس دور میں قائم عثمانی حکومت نے اس سلطنت کو اپنے لئے چیلنج سمجھا۔ جس پر تصادم کا ہونا ناگزیر ہو گیا تھا۔ بالآخر 1818ء میں سعودی حکومت سرے سے ہی ختم ہو گئی۔ قصہ کوتاہ یہ کہ سعودی حکومت کے آخری شہزادے امام عبدالرحمٰن بن فیصل کویت منتقل ہو گئے۔ ان کے ساتھ ان کے ہونہار اور مدبر بیٹے عبدالعزیز بھی کویت آگئے، جو اس وقت اگرچہ عہد طفولیت میں تھے مگر ہجرت کی مشکلات اور سفر کی صعوبتوں نے شاہ عبدالعزیز کے جذبوں کو نیا ولولہ بخشا اور ان کے ارادوں کو نئی قوت سے آشنا کیا۔ جو ان حوصلوں سے آراستہ شاہ عبدالعزیز نے اپنی آبائی قلمرو پھر سے حاصل کرنے کیلئے ریاض پر یورش کی۔ خواب نے تعبیر کی شکل دھار لی اور حکومت بن گئی بعد ازاں شاہ سعود بن عبدالعزیز مسند اقتدار پر متمکن ہوئے۔ ان کے بعد

شاہ فیصل، شاہ خالد اور اب شاہ فہد سریر آرائے مملکت ہیں۔

حکومت سعودی عرب میں سوسالہ جشن کی تقریبات کا آغاز ہوا اور دوسری بڑی تقریب 27 جنوری 1999ء کو لا الہ الا اللہ کے نام پر بننے والی دنیا کی پہلی اسلامی اور پہلی ایٹمی حکومت، پاکستان میں ہوئی۔ اسلام آباد کے کنونشن سنٹر میں منعقدہ تقریب میں شرکت کیلئے سعودی وزیر اطلاعات ڈاکٹر فواد بن عبد السلام کی سربراہی میں خصوصی وفد سعودی عرب سے یہاں پہنچا۔ یہ تقریب ہر لحاظ سے یادگار اور جاندار تھی۔ چھوٹا بھائی بڑے بھائی کے سوسالہ اقتدار پر نازاں و فرحاں نظر آرہا تھا۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو اس وقت ایک چھوڑ بیسیوں عرب ممالک موجود ہیں.... ایک سے بڑھ کر ایک نظر آتا ہے، لیکن حرمین شریفین کے حوالے سے جو مرکزیت سعودی عرب کو حاصل ہے وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ یہ دنیا کا واحد ملک ہے کہ جہاں لاکھوں فرزندانِ توحید حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں اور لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں عمرہ و زیارت کی غرض سے جاتے ہیں۔ اگر اسے سیاحت و ثقافت کی نظر سے دیکھا جائے تو کہنا پڑے گا کہ اتنے زیادہ سیاح کسی بھی ملک میں نہیں آتے۔ اور کسی بھی ملک کو اتنا زرمبادلہ حاصل نہیں ہوتا جتنا سعودی عرب کو ملتا ہے۔

علاوہ ازیں سعودی عرب کے شہر جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے کاروباری مراکز ہیں جہاں پر حاجی اور زائر کو دنیا کی ہر ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ تک ہر چیز میسر آتی ہے اور بعض دفعہ تو برسوں بیت جاتے ہیں اس کے نرخ جوں کے توں ہی رہتے ہیں۔

حکومت پاکستان کی طرف سے سعودی عرب کی صد سالہ تقریبات کے افتتاح کے بعد اب پاکستان میں اسلامی تحریکوں کی جانب سے ایسی تقریبات کا انعقاد ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور یوں حکومتی اور عوامی سطح پر یہ پاکستانی عوام کی طرف سے سعودی بھائیوں کیلئے نیک شگون۔ دستِ دوستی دراز کرنے کی علامت اور اسلامی برادرانہ رشتوں کو مزید مستحکم کرنے کی مثبت کوشش ہوگی۔

یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ جس طرح ایک مضبوط پاکستان عالم اسلام کے لئے ناگزیر ہے۔ بعینہ سعودی عرب کا استحکام بھی امتِ مسلمہ کیلئے کسی نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں.... ہم ایسے ہی تو ایٹمی قوت نہیں بن گئے۔ وزیر اعظم نواز شریف جب تک پاکستانی معیشت پر مغرب کی طرف سے عائد پابندیوں کے توڑ کے لئے سعودی اعانت کی یقین دہانی حاصل نہیں کرلی، دھماکہ نہیں کیا۔ باخبر ذریعے انکشاف کرتے ہیں کہ سعودی حکومت نے جب وزیر اعظم میاں نواز شریف کو دھماکہ کرنے کی اشیرباد دی اور اس کے نتیجے میں عائد ہونے والی ممکنہ پابندیوں اور دکھ سکھ کے دور میں ساتھ نبھانے اور کبھی ساتھ نہ چھوڑنے کی یقین دہانی کرائی تو یہاں تک کہہ دیا کہ پاکستان "دھماکہ کرے".... سعودی عرب کا تمام تیل اب پاکستان کے لئے وقف ہے۔ اور اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔ ایک بھائی نے اپنے تمام وسائل دوسرے بھائی کے نام کر دیئے۔ گویا 14 سو برس قبل کے واقعہ ہجرت نے پھر سے سچ اور قابل عمل ہونے کا اشارہ دیا۔ سعودیوں نے کہا کہ پاکستان قطعاً نہ گھبرائے۔ "بلیک گولڈ" اب پاکستانیوں کے لئے وقف ہے۔ کیا ہوا اگر ہم ہزاروں میل دور ہیں لیکن دھماکہ کرنے کے بعد پاکستان کو پریشان نہیں ہونے دیں گے۔ سعودی بجا طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان سعودی عرب کا "مشرقی پاکستان" ہے۔ یہ فاصلے اسلام کی رسی کو مضبوطی سے تھام لینے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں اور بھائی "یک جان، دو قالب" ہو کر رہتے ہیں اور پھر بعد ازاں وزیر اعظم پاکستان نے اس یقین دہانی کو بے نقاب بھی کیا۔ یہ اس لئے بھی ضروری تھا کہ سعودی عرب سمجھتا ہے کہ ایک مضبوط پاکستان سعودی عرب کے تحفظ کیلئے ناگزیر ہے۔

سعودی عرب میں حجاج کرام کی سہولت کیلئے کیا کیا، کیا گیا۔ کی بجائے اگر یہ کہا جائے تو زیادہ موزوں ہوگا کہ سعودی حکمرانوں نے اللہ کے مہمانوں کے اعزاز میں کیا کیا نہ کیا؟؟؟ اتنی سہولتیں تو حجاج کو اپنے گھر میں میسر نہیں جتنی انہیں دیارِ نبیؐ اور بیت اللہ میں میسر

ہیں۔

سعودی عرب میں ایک کمی جو نظر آتی تھی وہ ریل گاڑی کی تھی۔ اب وہ بھی نظر نہیں آئے گی۔ جدہ سے مکہ معظمہ، مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ اور مدینہ منورہ سے جدہ ریلوے پٹڑیاں بچھانے کا ابتدائی کام شروع ہو گیا ہے۔ موٹروے پر ٹریفک کا دباؤ کم کرنے، اور حجاج کو سفر کی بہترین سہولتیں فراہم کرنے کی غرض سے ریل کو چلایا جارہا ہے اور اسطرح نہ صرف حج اور عمرے کے سیزنوں میں مسافروں کو آسانی ہو گی بلکہ ایک ذرخیز اور "گرین سعودیہ" بنانے کیلئے ریلوے بنیادی کردار ادا کرے گی۔

ماہرین کے ایک سروے کے مطابق سعودی عرب کی 85 فیصد اراضی ابھی جوں کی توں، بیاباں اور بنجر پڑی ہے۔ ریلوے کا ٹریک درحقیقت وہاں سبز انقلاب لانے کے علاوہ صنعتی تارو پود بکھیرنے میں بھی معاون ثابت ہو گا۔ موجودہ حکومت نے جہاں سعودی عرب میں غلاف کعبہ تیار کرنے والی فیکٹری لگائی ہے وہاں شاہ فہد قرآن کمپلیکس صحیح معنوں میں "قرآن سٹی" نظر آرہا ہے۔ مدینہ منورہ میں یہ کمپلیکس مختلف سائزوں کے قرآن مجید شائع کرنے کی سعادت حاصل کئے ہوئے ہے۔ جہاں سالانہ 80 لاکھ نسخے طبع ہوتے ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ دنیا کا بہترین کاغذ اور جدید مشینری سے جب قرآن پاک طباعت کے زیور سے آراستہ ہو کر کھلتے ہیں تو ایسا انقلاب برپا کرتے ہیں جس کی ایک جھلک پاکستان افغانستان اور آزاد مسلمان روسی ریاستوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سعودی عرب کو غریب ملکوں اور مسلم اقلیتوں سے خصوصی ہمدردی ہے۔ اس پس منظر میں "اسلامی ریلیف تنظیم" کی شاخیں ہر ملک میں کھولی گئی ہیں جہاں صرف اور صرف انسانی بنیادوں پر امدادی کام ہوتا ہے۔ آج دنیا بھر میں جہاں جہاں بھی اسلامی تحریکیں جوان ہو رہی ہیں، ان کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اس کے پس منظر میں سعودی عرب کے طبع شدہ قرآن پاک کی انقلابی دعوت، مساجد کی تعمیر اور ان کے مرکزیت والے کردار کی روح اور مدارس کا قیام اور ان سے فیض یافتہ طلبہ کی جدوجہد کار فرما نظر آتی ہے۔

پاکستان پر جب بھی کسی افتاد نے بری نظر ڈالی، سعودی تعاون کھٹ سے پہنچا۔ زلزلے آئے، طوفان بھرے، سیلاب اُمڈے، بھارت سے جنگوں کی ہلاکت خیزیاں، جہادِ افغانستان، تحریک آزادیٔ کشمیر ___ کیا کیا نہیں ہوا۔ اور بڑے بھائی نے کیا کیا نہیں کیا؟ غذائی امداد سے لے کر دوائیوں تک، کمبلوں اور خیموں سے لیکر نقد عطیات تک حتیٰ کہ یہ پوری دنیا میں اپنی مثل آپ واقعہ ہے کہ سعودی حکمرانوں نے عید قربان کے موقع پر اپنے مہاجر افغان بھائیوں کیلئے جہازوں کے جہاز گوشت بھیجا۔ سکھ میں بھی دوسروں کو یاد رکھیں اور دکھ میں بھی تنہا اور بے یار و مددگار نہ چھوڑیں ___ وہی سچے اور غمخوار دوست اور خونی رشتے میں بھائی ہوتے ہیں۔

پاکستان میں کتاب و سنت کی حکمرانی کی علمبردار تنظیموں اور جماعتوں کو سعودی عرب سے جو وابستگی ہے وہ صرف اور صرف اعلائے کلمۃ الحق سے ہے۔ ایک مشن ___ ایک روح۔ اور ایک ہی منزل ___ کہ دنیا میں اللہ اور اسکے رسولؐ کے فرمان کی حکمرانی ہو جائے!!!

سعودی عرب میں آلِ سعود کی حکمرانی کے سو سال پورے ہونے پر جہاں ایک طرف پاکستان میں خوشی و انبساط کا اظہار کیا جارہا ہے وہاں شرک و گمراہی کی ہمنوا اور علمبردار تنظیمیں اس سوگ میں مبتلا ہیں کہ سعودی عرب سے اسلامی انقلاب کہیں پاکستان میں درآمد نہ ہو جائے ___ وزیراعظم میاں نواز شریف دلی طور پر پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا جو جذبۂ صادقہ رکھتے ہیں۔ اس کی پشت پر وہ برکاتِ الٰہی ہیں، جو عرب کے صحراؤں میں کچھ اس طرح سے نازل ہوئیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے صحرا نورد.... متمدن قوم بن گئے۔ پانی سے محروم ریگزار تیل کی دولت سے لبریز ہو گئے۔ اور تو اور اپنے وسائل اور فراخ دلی کے باعث سعودی حکمران اب دنیا بھر کے

مسلمانوں کے دلوں پر حکمرانی کرنے لگے ۔۔۔ لاکھوں پاکستانی حج و عمرہ کی ادائیگی کے بعد جب وطن لوٹتے ہیں تو وہ ویسے نہیں رہتے جیسے وہ یہاں سے جاتے ہیں۔ انہیں وہاں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے انوار اور آثار دکھائی دیتے ہیں۔

قرائن چغلی کھا رہے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب یہاں بھی وہی نظام نافذ ہو گا جس نے سعودی عرب میں لبریز کر دی... اور جب یہاں توحید کا ڈنکا بجے گا تو شرک نواز اور توحید بیزار لوگ اپنا بوریا بستر سمیٹنے اور اپنا عقیدہ چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے اور یہاں کے تمام قبرستانوں کو بالآخر جنت البقیع کی طرح آلائشوں سے پاک کر کے یکساں مساوات اور برابری کی ڈور میں پرو دیا جائے گا اور اس دھرتی پر کوئی سومنات دیکھنے کو نہیں ملے گا۔ ان شاء اللہ

موت العالم موت العالم

اک دیا اور بجھا اور بڑھی تاریکی ......

مدیر ”الاعتصام“ مولانا قاری نعیم الحق نعیم کا انتقال پر ملال

ہفت روزہ الاعتصام کے جواں سال مدیر اور جامع مسجد بلال اہلحدیث محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ کے خطیب اور شاعر و ادیب مولانا قاری نعیم الحق نعیم 30 جنوری کو بادامی باغ لاہور کے قریب کوئٹہ ایکسپریس سے اترتے وقت حادثے کا شکار ہو کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس روز ہم (مولانا محمد مدنی صاحب اور راقم الحروف حافظ عبدالحمید) لاہور گئے ہوئے تھے۔ اور جب ہم حافظ احمد شاکر صاحب کے ہاں ان کے مکتبہ سلفیہ پر پہنچے تو انہوں نے ہمیں اس افسوس ناک خبر کی اطلاع دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لاہور سے واپسی پر ہم جب ان کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے گوجرانوالہ پہنچے تو ان کے گھر کا ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر سے جب ہم ان کے محلہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ان کا جنازہ لے جایا جا چکا ہے۔ اور جب ہم وہاں سے جنازہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک جگہ پر ایسی ٹریفک جام ہوئی کہ جنازہ کا وقت ہی گزر گیا۔ جس سے ہمیں سخت دلی تکلیف پہنچی کہ ہم اپنے فاضل اور محترم بھائی کے جنازہ میں کوشش کے باوجود شرکت سے محروم رہ گئے۔ جہاں سے ہم نمناک آنکھوں اور دوہرے غم کے ساتھ واپس جہلم لوٹ گئے۔

مرحوم بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں کے حامل نوجوان تھے۔ بڑے متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ مدینہ یونیورسٹی میں وہ ہمارے کلاس فیلو تھے۔ اور اب بھی جہاں ملتے بڑے تپاک اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ بڑے خوش مزاج خوش اخلاق اور منکسر المزاج تھے۔ ان کی اچانک حادثہ میں جوانمرگی کی خبر جب جامعہ میں پہنچی تو تمام اساتذہ و طلبہ افسردہ ہو گئے۔

انکی غائبانہ نماز جنازہ جامعہ علوم اثریہ کی مسجد جامع سلطان اہلحدیث میں نماز جمعہ کے فوراً بعد حافظ عبدالحمید عامر نے پڑھائی۔ ”اللھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ فسیح جناتہ“۔

ادارہ ”حرمین“ و ادارہ ”جامعہ اثریہ“ ”ادارہ الاعتصام“ کی مجلس ادارت بالخصوص حافظ احمد شاکر صاحب، مولانا فضل الرحمن صاحب، علیم ناصری صاحب اور مرحوم کے برادران گرامی مطیع اللہ صاحب، امان اللہ صاحب، عطاء اللہ صاحب اور جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو شرف قبولیت سے نوازے اور انکی بشری غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کو معاف فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین